﴿تثلیث پر نظر ثانی﴾

کیونکہ ہم جسم میں چلتے تو ہیں مگر جسم کے طور پر لڑتے ہیں ۔ اسلیے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں ہم تصورات کو ڈھا دیتے ہیں ۔ بلکہ ایک بلندی کو جو خدا کی پہچان کے خلاف بلند ہوتی ہے ۔ اور ہم ہر ایک ذہن کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار کر دیتے ہیں اور ہم تیار ہیں کہ جب تمہاری فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی نافرمانی کا بدلہ لیں ۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003۔جان ڈبلیو رونز پوسٹ آفس بکس 68، یونیکوئی،

ٹینیسی 37692۔جنوری تا فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@aol.com

ویب سائیٹ:www.trinityfoundation.org

ٹیلی فون: 423-743-0199 فیکس: 423-743-2005

رومن سلطنت، کلیسیا

(جان ڈبلیو رونز)

آج کل ہر دو طرح سے یہ کوششیں کی جارہی ہیں کہ ہر باشعر اور ذہین مسیحی کو رومن کیتھولک کلیسیا میں دلچسپی اور لگاؤ ظاہر کرنا چاہیے ۔ رومن کیتھولک کلیسیا اور پروٹسٹینٹ کلیسیا کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے لیے بہت سی تحریکیں سرگرم عمل ہیں اور اس حوالے سے بہت سے اجلاس منعقد کیے جارہے ہیں اور بہت سے لوگ اس مثبت ہو رہے ہیں اور کہ ہم خاص پہلوؤں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکیں اور یہ مسیحی روح کا قابلِ تعریف اظہار ہے ۔

اب اس قسم کی بات ہمیں یہ سمجھنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ اصل میں ہو کیا رہا ہے؟ جیسے ہی آپ مستقبل میں دیکھتے ہیں مسئلہ زیادہ سنجیدہ بن جاتا

ہے کچھ ایسے مواقع ہیں جنکا ہمیں روبروسامنا کرنا چاہیے۔ کیونکہ دنیا میں ایسے ممالک بھی ہیں اگر جدید انداز میں یہی رجحان اور کاوش جاری رہی تو جلد ہی وہ ممالک کیتھولک کلیسیا میں شامل ہو جائیں گے اور اگر ہم جمہوری نظام اپنا کر یونہی ڈائیلاگ کرتے رہے تو بہت کم وقت میں ملک کے ملک کیتھولک کلیسیا کا حصہ ہو نگے۔

اور یوں دنیا میں رومن کیتھولک اکثریت ہوگی۔ اور ان تحریکیوں کا سامنا کرنا مشکل نہیں جو یہ سب کر رہی ہیں۔ اور ایسا ہمارے ملک کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے اور یہ دیئے ہوئے وقت کے اندر ہی ہو جائے گا۔ لہذا ہمیں ہوش کے ناخن لینے ہو نگے۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کو روکنے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

چاہے یہ بات ہمیں اچھی لگی ہے یا نہ لیکن ہمیں ایسا کرنا ہوگا۔ ہمیں رومن کیتھولک کلیسیا کو مثبت انداز میں مسیحی سچائی اور عظیم ایمانی اصلاح سے جواب دینا ہوگا۔ اُن پروٹسٹینٹ مسیحیوں کی کوئی قدر نہیں جو صرف منفی سوچ رکھتےہیں۔ وہ اپنی اس منفی سوچ میں سال ہا سال سے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ لیکن سچائی یہ ہے کہ تقریباً ہر ملک میں رومن کیتھولک کلیسیا کی تعداد بڑھ رہی ہے اور منفی سوچ کے حاصل پروٹسٹینٹ لوگ ایمان میں کمزور اور جلد دور ہو جانے والے ہیں۔ انکو معلوم ہی نہیں کہ انکا ایمان کیا ہے؟

رومن کیتھولک نظام:

رومن کیتھولک کلیسیا کا نظام شیطان کا عظیم شاہکار ہے۔ یہ مسیحی ایمان اور عہد جدید کی تعلیمات سے بیگانگی ہے۔ اگر آپ غور سے اس نظام کا جائزہ لیں تو آپکو معلوم ہوگا۔ کہ کیتھولک سلطنت کلیسیا دنیا میں سب سے زیادہ راسخ الاعتقاد ہے۔ اگر آپ یسوع مسیح کی ہستی کے حوالے سے دیکھیں گے تو کیتھولک کلیسیا یسوع کے متعلق راسخ الاعتقاد نظر آئیگی۔

رومن کیتھولک کلیسیا ایمان رکھتی ہے کہ یسوع جو ناصرت میں رہتا تھا خدا کا ابدی بیٹا ہے۔ وہ کنواری ماں مریم سے پیدا ہوا۔ کلیسیا مجسم کے بھید پر پختہ ایمان رکھتی ہے۔ وہ یسوع کے معجزات پر ایمان رکھنے کے لیے تلقین کرتی ہے۔ وہ صلیب پر یسوع کے نجات دینے

والے کام پر ایمان رکھتی ہے۔ اور یہ کہ وہ جسم سمیت مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ وہ یسوع کے صعود اور خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھنے پر یقین رکھتی ہے۔

یہاں پر میں یہ کہنا چاہونگا کہ یہ اُن کی عیاری اور مکاری ہے جو پروٹسٹنٹ لوگوں کے لیے مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ کیونکہ جو کچھ رومن کلیسیا سکھا رہی ہے وہ شیطان کی تعلیم ہے اور بائبل کے خلاف ہے۔ اس لیے یہ سب کچھ دھوکے پر مبنی ہے۔ اگر آپ واقعی جاننا چاہتے ہیں۔ کہ رومن کیتھولک کلیسیا کا ادب پڑھتا ہوگا۔ وہ انسان کی ہر حوالے سے اور زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتی ہے وہ انسان کے لیے سب کچھ بنتی ہے۔ اس کلیسیا کا نظام بہت وسیع ہے۔۔۔۔

اس کا نظام بہت ہوشیاری سے تشکیل دیا گیا ہے۔ کہ کلیسیا یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اسے زیر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ مجھے آپکو سمجھانے کے لیے مثال پیش کرنے دیں۔ آپ نے یہ سُنا ہوگا کہ رومن کیتھولک کلیسیا طلاق کی اجازت نہیں دیتی اگر کوئی کیتھولک مرد یا عورت ایک دوسرے کو طلاق دے یا لے تو رومن کیتھولک کلیسیا اُسکو کلیسیا سے خارج کر دیتی ہے۔ اور پھر آپ اچانک اخبار میں اس طلاق کے بارے خبر پڑھیں گے کہ ایک کیتھولک مرد یا خاتون نے طلاق دے دی ہے۔

لیکن اگر آپ ان طلاق شدہ کیتھولک مرد یا خاتون سے طلاق دینے کی وجہ پوچھیں گے تو وہ آپ کو بتائیں گے کہ اصل میں اُنکی یہ شادی کلیسیائی قوانین کے مطابق نہیں تھی۔ وہ ناجائز طور پر ایک دوسرے کے ساتھ رہ رہے تھے۔ وہ آپکو ہر بات بتا دینگے۔ اور کوئی عار محسوس نہیں کریں گے۔ اور یہی انکا نظام اجتہاد ہے یہی انکے حقائق ہیں۔ اور یہ کہ ہر لحاظ سے انکا سامنا کیا جا سکتا ہے۔

رومن کیتھولک کلیسیا کے کتنے چہرے ہیں؟ آپ اسے اپنے ہی ملک میں دیکھ لیں پھر اسے آئرلینڈ میں دیکھیں۔ انگلینڈ میں اس کے چہرے پر غور کریں پھر سپین، اٹلی اور لاطینی امریکہ میں، آپ کو سمجھ نہیں آئے گی اور آپ حیران رہ جائیں گے کہ کیا یہ وہی کیتھولک کلیسیا ہے۔ یہ ہر جگہ ایسا رنگ، اپنے بیرونی خدوخال اور چہرہ تبدیل کر لیتی ہے۔ مجھے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کلیسا ہر جگہ، ہر شخص کے لیے سب کچھ ہے۔

یہ ہر چیز ہے۔ یہ ایک روحانی طوائف ہے۔

رسول نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ یہ شیطان کی خصوصیات میں سے ایک ہے کہ وہ اپنی شکل بدل لیتا ہے اور روشنی کا فرشتہ بن جاتا ہے اور اسی طرح یہ رومن کیتھولک کلیسیا بھی ہے کیتھولک کلیسیا جتنے بیس بدلتی ہے انکی کوئی گنتی نہ۔ یہاں اس ملک میں یہ کلیسیا بہت زیادہ پڑھی لکھی ہے اور اپنے کیتھولک لوگوں کو یہ حالیہ مقدس کا ترجمہ پڑھنے کے لیے کہہ رہی ہے۔ جبکہ دوسرے ممالک یہ ایسا کرنے سے منع کر رہی ہے۔ وہاں پر یہ نہ صرف کم پڑھی لکھی ہے بلکہ وہاں پر تعصب کو بھی ہوا دے رہی ہے۔ یہاں پر یہ اپنے آپکو صابر، حلیم، دوسروں کو سُننے والی، دوسروں سے بات چیت کرنے والی اور دوستانہ کلیسیا کے روپ میں پیش کرتی ہے جبکہ دوسرے ممالک میں یہ بالکل بے صبر، شریر اور حقیر روپ دھارے ہوئے ہے۔ پھر بھی ایک ہی کلیسیا، ایک ہی جسم، ایک ہی ادارہ اور ایک ہی کہنے کے لوگ ہیں۔

ہاں یہ ایک عظیم ادارہ ہے، ایک بڑا نظام ہے، جو صدیوں سے چلتا آ رہا ہے۔ اور ابھی تک اپنے پورے زور کے ساتھ رواں دواں ہے یہ شیطان اور اُسکے کاموں سے بھرا پڑا ہے۔ دھوکہ بازی، مکاری اور ناراستی ہے جو کہ بائبل میں ایک شیطان کے کام ہیں۔ اور یہ سب بائبل میں پیشنگوئی کے ذریعے بتا دیا گیا ہے۔ اور آپ سے پولوس رسول کے دوسرے خط تسالنیکیوں کے نام میں پڑھ سکتے ہیں۔

آپ نے مکاشفہ کی کتاب کے تیرھویں باب میں دوسرے حیوان کے متعلق پڑھا ہوگا۔ اسی حیوان کو مکاشفہ سترھویں بات میں ایک بُری طوائف کے روپ میں پیش کیا گیا ہے اور یہ یہی کلیسیا ہے جو روم کے سات پہاڑوں پر قائم ہے۔ اور یہی کچھ کرتی آ رہی ہے جو حیوان اور طوائف کرتی ہیں۔

اور یہ سب کچھ اس نے خود اپنی تاریخ میں دکھا دیا ہے۔ اس ساری بحث کے بعد ایک بات جو سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ کیتھولک کلیسیا ہوشیاری سے آہستہ آہستہ سب کو کیتھولک بنانا چاہتی ہے تاکہ ساری دنیا میں صرف ایک ہی کلیسیا ہو اور وہ رومن کیتھولک کلیسیا ہو۔ اور وہ ساری دنیا کا کنٹرول سنبھال لے۔

روم کی بڑی خامیاں:

ا۔ بت پرستی اور جھوٹا وشواس:

بائبل میں جتنی مذمت بُت پرستی کی کی گئی ہے اتنی اور کسی بھی چیز کی نہیں کی گئی ۔ہمیں تراشی ہوئی مورت بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن کیتھولک کلیسیا ایسی مورتوں سے بھری پڑی ہے ۔یہ اپنے مومنین کو ان بتوں کی عبادت کرنا سکھاتی ہے ۔

وہ بتوں ،تصویروں اور مجسموں کی عبادت کرتے ہیں ۔اگر آپ ان کے بڑے کیتھڈرلوں میں جائیں تو آپکو وہاں کیتھولک لوگ ایسا کرتے نظر آئیں گے ۔اگر آپ سینٹ پیٹر کیتھڈرل روم جائیں تو ہاں آپکو اُنکا متبرک نظر آئے گا۔اگر آپ سینٹ پیٹر کے مجسمے کے پاؤں کی انگلیوں پر غور کریں تو یہ نرم اور بوسیدہ ہو چکی ہیں ۔کیوں؟

کیونکہ بہت سے لوگ جو کیتھولک کلیسیا کی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں انھوں نے بوسہ لے لے کر مجسمے کی ان پاؤں کی انگلیوں کو بوسیدہ کر دیا ہے ۔وہ تعظیم کے ساتھ اپنے سروں کو جھکاتے اور مجسموں ،تصویروں اور متبرکات کو پوجتے ہیں ۔وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ مقدسین کی ہڈیوں میں کوئی حصہ یا اُنکے زیرِ استعمال رہی کوئی چیز ہے جس کو وہ خاص جگہ پر رکھتے ہیں اور وہ انکی عبادت کرتے اور اپنے سروں کو جھکاتے ہیں ۔یہ غیر اقوام کی طرف بت پرستی کے سوا اور کچھ نہیں ہے ۔

۲۔ مطلق العنان حاکمیت:

رومن کیتھولک کلیسیا کا دعویٰ ہے کہ نجات کلیسیا کے اندر ہے ۔کیتھولک کلیسیا سے باہر اور کسی کلیسیا میں نجات نہیں ہے ۔نجات صرف کیتھولک کلیسیا میں مل سکتی ہے ۔وہ اپنے آپکو میری روح اور یسوع کے درمیان ،درمیانی سمجھتی ہے ۔اور یہ اختیار وہ اپنے آپکو خود دیتی ہے ۔آپکو عہد جدید میں اس طرح کا کوئی اختیار نہیں ملے گا۔ بلکہ یہ اختیار رومی ازم میں ہے ۔کلیسیا کا دعویٰ ہے کہ سچائی صرف وہ جانتی ہے۔ وہ سچائی کو بیان کرتی ہے اروہ اکیلی سچائی کی تبلیغ کرتی ہے اور اسکی توضیح کر سکتی ہے ۔

اس کے برعکس پروٹسٹینٹ ازم عالمگیر کہانت کی تعلیم دیتی ہے جس میں کل ایمانداروں کی جماعت شامل ہے اور سکھاتی ہے کہ ہر کوئی بائبل مقدس کو پڑھ سکت ا ہے اور اسے روح القدس کی روشنی میں سمجھ سکتا ہے اور اس کی تفسیر کرسکتا ہے۔ جبکہ روم اس بات کو مکمل طور پر رد کرتا ہے کلیسیا اور اکیلی کیتھولک کلیسیا ہی بائبل مقدس کو سمجھتی اور اس کی تفسیر کرسکتی ہے اور ہمیں بتا سکتی ہے۔۔۔۔۔۔

کہ ہمیں کن کن باتوں پر ایمان رکھنا ہے۔ وہ اس بات کا اس لیے دعویٰ کرتی ہے کیونکہ وہ مسلسل مکاشفہ حاصل کررہی ہے وہ مسیحیوں کی طرح یہ تسلیم نہیں کرتی کہ مکاشفہ اب عہد جدید میں آچکا ہے اب مزید مکاشفہ کی ترسیل نہیں ہوتی۔ وہ مسلسل اور تسلسل کے ساتھ مکاشفائی ظہور پر ایمان رکھتی ہے۔ اس لیے وہ یہ کہتے ہوئے کبھی بھی عار محسوس نہیں کرتی کہ آپ پاک کلام میں سچائی کو شامل کر سکتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتی ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے اور اس کی روایات بھی اتنی ہی با اختیار اور معتبر ہیں۔ اسی طرح یہ بائبل مقدس کو تباہ کررہی ہے۔ کیونکہ یہ اپنی روایات کی تعلیم دیتی ہے جنکی بائبل اجازت نہیں دیتی۔

روم اپنی حکومت اور اختیار کا جائز دعویدار ہے۔ وہ ہمارے ایمان اور جو ہم کرتے ہیں اُس پر حکومت کرنا چاہتی ہے۔ وہ ہماری روح اور اس کی نجات کی ذمہ دار ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ اس لیے ہمیں وہ سب کچھ عمل میں لانا چاہیے جو کلیسیا کہتی اور سکھاتی ہے وہ مطلق العنان نظامِ حکومت رکھتی ہے۔ یہاں پر صرف ایک ہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کلیسیا نے ایمانداروں کی روحوں کو باندھ کر رکھا ہے۔ جیسے اشتراکیت والے کرتے ہیں۔ بالکل ویسے جیسے ہٹلر نے کیا۔ یہ ایک مطلق العنان نظام ہے۔ کیتھولک کلیسیا معتبر اور عظیم ہے اس لیے یہ ہمارے اور یسوع مسیح کے مابین، درمیانی ہے۔

۳۔ پاپائیت:

پوپ صاحب کو مسیح کا روپ کہا جاتا ہے۔ پوپ صاحب کو رسولوں کی لڑی کا فرد سمجھا جاتا ہے۔ وہ مقدس پطرس کے جانشین ہیں اور یوں اُنکے پاس مقدس پطرس کو دیئے گئے تمام اختیارات ہیں یہ شخص جسے کیتھولک لوگ ہولی فادر کہتے ہیں اس کے متعلق خدا کا کلام یہ کہتا ہے

کہ تم زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو۔ کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے۔ وہی پاک ہے وہی ہولی فادر اور یسوع کا روپ ہے۔ یہ کیتھولک لوگ کہتے ہیں کہ پوپ صاحب لاخطا ہیں یہ 1870ء کی تعلیمات میں بیان کیا گیا ہے یہ اس پر بہت عرصہ پہلے ایمان دستاویزات پر جب دستخط کرتے ہیں تو وہ اُن کی مقدس پطرس کے جانشین ہونے کی حیثیت سے تصدیق کرتے ہیں جو خطا سے مُبرا ہے۔ وہ اُسی طرح لاخطا ہے جس طرح خدا کا کلام لاخطا ہے۔ وہی اُسی طرح خدا کا کلام ہے جس طرح یسوع خدا کا کلمہ ہے۔ کیونکہ پوپ صاحب مسیح کا روپ اور مقدس پطرس کے جانشین ہیں۔ اس کلیسیا کی طاقت اور اختیار کا مختار صرف ایک شخص ہے جیسا کہ ۲ تسالونیکیوں کے دوسرے باب میں خدا جیسا ہے۔ لوگ اُسکی تعظیم کریں۔ ادب میں لوگ اُسکے آگے سر جھکائیں۔ اور اُسے تعظیمی سجدے جیسی عقیدت پیش کریں جس کے لائق صرف خدا ہے۔

۴۔ کاہن اور بشپ صاحبان:

رومن کیتھولک چرچ میں کاہنوں اور بشپ صاحبان کو خاص لوگ سمجھا جاتا ہے وہ تمام ایمانداروں کی عالمگیر کہانت پر یقین نہیں رکھتے۔ اُنکے نزدیک کہانت کا عہدہ اُنکے لیے ہے جنکو کلیسیا خود تربیت دیتی مخصوص کرتی ہے اور اُسے کہانت کا وہ اختیار دیتی ہے جو مقدس پطرس کی جانشینی سے ملتا ہے۔ لیکن ا پطرس 2"9 آیت میں لکھا ہے کہ ہم تمام کاہن (تم چنی ہوئی نسل اور شاہی کہانت ہو) دوسرے لفظوں میں کاہنوں کی سلطنت نہیں، روم کہتا ہے۔)

پھر وہ کاہنوں کو خاص اور منفرد قسم کے اختیارات سونپتے ہیں۔ یہ کہ اُنکے ذریعے معجزات رونما ہونگے۔ یہاں پر ہم بہت ہی سنجیدہ اور کڑی صورتحال سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کاہن بپتسمہ کے دوران استعمال کرنے والے پانی کو بدل دیتا ہے تاکہ خدا کا فضل اُس میں شامل ہو سکے۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پاک ماس کی قربانی میں کاہن مے اور روٹی کو یسوع بدن اور خون میں تبدیل ہو کر دیتا ہے۔ اس ے وہ تبدل کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تبدل کے بعد روٹی، روٹی نہیں رہتی بلکہ یسوع کا بدن بن جاتی ہے۔ روٹی کا رنگ تو

تبدیل نہیں ہوتا لیکن اُسکی فطرت بدل جاتی ہے اور وہ یسوع کا بدن بن جاتی ہے۔اور یہ معجزہ ایک کاہن کے ذریعے ہوتا ہے۔

اور وہ اپنی ساری تعلیمات کو ساکرامنٹوں میں پیش کرتے ہیں۔ انکے سات ساکرامنٹ ہیں۔وہ یہ کہتے ہوئے عار محسوس نہیں کرتے کہ ان ساتوں ساکرامنٹوں میں معجزات رونما ہوتے ہیں۔ اُنکا معجزے کے بارے نظریہ یہ ہے کہ کاہن کے ذریعے روٹی اور مے کی فطرت تبدیل ہو جاتی ہے اور یہ خود بخود ایسا ہو جاتا ہے۔جب کاہن برکت دیتا ہے۔ انکا نقرہ یہ ہے یعنی اب پانی مزید پانی نہ رہا یہ خدا کے فضل سے تبدیل ہو چکا ہے۔اور اس لیے جب یہ پانی بپتسمہ کے ساکرامنٹ میں بچہ کے سر پر انڈیلا جاتا ہے تو بچے میں یہ معجزانہ قوت کام کرنا شروع کر دیتی ہے یا پھر جب آپ یوخرستی قربانی میں پاک شراکت لیتے ہیں تو وہ واقعی یسوع کا بدن حاصل کرتے ہیں۔لیکن اس کے متعلق عہد جدید میں کوئی لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔کاہن ہی وہ شخص ہے جس کے پاس ہمیں جانا چاہیے اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے۔کیونکہ ایک کاہن کے پاس گناہوں کا اعتراف سننے اور معاف کرنے کا اختیار ہے۔اور یہ کوئی اور نہیں کر سکتا سوائے اُس کے جس کے پاس کہانت کا عہدہ ہے اور جن کو یہ خاص قسم کی قوت اور اختیار دیا گیا ہے۔اس لیے لوگوں کو یہ سکھایا گیا ہے کہ وہ کاہن کے پاس جائیں اور اعتراف کریں۔لیکن مسیحیت میں ہم خدا سے اور ایک دوسرے سے اعتراف کر سکتے ہیں لیکن کاہن سے نہیں۔۔۔۔۔

۵۔مقدسہ مریم سے عقیدت:

روم میں مقدسہ مریم کی عقیدت اور تعظیم میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ (آسمان کی ملکہ) ہے ار کہ وہ ایسی ہستی ہے جس کے پاس ہمیں پہلے جانا چاہیے۔اگر آپ ان کے گرجا گھروں میں جائیں تو بہت سے گرجا گھروں میں مقدسہ مریم کی مجسمہ یسوع مسیح کے ساتھ ملے گا۔کیوں؟وہ یہ کہتے ہیں کہ انسان ہوتے ہوئے وہ اُس سے زیادہ پیار کرنے والی اور رحمدل ہے۔وہ بہت عظیم، با قوت اور با اختیار ہے اس لیے وہ درشت ہے۔یہ ہے جو وہ سکھاتے ہیں۔مقدسہ مریم سے عقیدت رکھنے کا سارا خلاصہ یہی ہے۔کہ وہ اس قدر عظیم و برتر ہے۔کہ ہم سیدھے اُس کے پاس نہیں جا سکتے اور خوش قسمتی سے وہ (مقدسہ مریم) وہاں ہے اور وہ پیار کرنے والی ہے اور سب سے بڑھ

کر کہ وہ اس کی ماں ہے اور وہ اس کو کہہ سکتی ہے ۔اس لیے ہم کنواری مقدسہ مریم سے دعا کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے اُس سے سفارش کرئے ۔وہ ہمارے اور یسوع کے مابین درمیانی ہے ۔ جو کہ روحوں کا بچانے والا ہے اور وہ مسلسل مقدسہ مریم کی قوت میں اضافہ کر رہے ہیں۔

1854ء سے انھوں نے سکھانا شروع کیا ہے کہ مقدسہ مریم بے داغ ہے یعنی وہ گناہ سے مُبرا پیدا ہوئیں ۔ 1950ء میں پھر انہوں نے مقدسہ مریم کا آسمان پر جانا ، کے بھید کو کھولا کہ وہ کبھی بھی نہ مری اور نہ دفن کی گئی بلکہ اپنے بیٹے کی طرح آسمان پر اٹھائی گئی ۔یہ باتیں مقدسہ مریم کی ہستی کو مزید معتبر بناتی ہیں ۔اتنا زیادہ کہ یسوع مسیح کی شخصیت دُھندلی سی ہوگئی ہے ۔

٦۔مقدسین:

بعد میں مقدسہ مریم کے ساتھ مقدسین کو بھی شامل کر لیا گیا ۔رومن کیتھولک لوگوں کو مقدسین سے دعا کرنا بھی سکھایا گیا یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ واہ یہ ہے ان کی تعلیمات ۔

وہ اس زندگی میں کاملیت پر یقین رکھتے ہین اور وہ کہتے ہیں کہ ان میں سے چند مقدسین ایسے ہیں جنہوں نے زندگی کاملیت کے ساتھ گذاری ۔نتیجاً انھوں نے لوگوں سے بہت زیادہ عقیدت حاصل کی اور انھوں نے اپنی ضرورت سے زیادہ اس دنیا میں حاصل کیا ۔اس لیے ان کا نام مبارک ٹھہرا ۔اس لیے میں اور آپ جو زندگی میں کاملیت سے دور ہیں ہمیں مقدسین سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں کامل زندگی گذارنے کے لیے اپنے جیسے ایمان دیں ۔وہ اس کام کو اعلیٰ وارفع قوت کہتے ہیں یعنی مقدسین ہمارے لیے سفارش کرتے ہیں اور یہاں تک کہ وہ اپنی کاملیت ہمارے ساتھ بانٹ سکتے ہیں تا کہ ہم کمزوری سے رہائی پا کر کامل بن سکیں یسوع مسیح کی لیاقت ہمارے لیے کافی نہیں ہے کیا؟ آپکو کچھ مزید چاہیے ۔ جو آپکی ذات کو عمدہ بنا سکے ۔

۷۔مخالفِ مسیح:

اگر آپ ان کی تعلیم کو ایمانی سطح پر پرکھیں کہ یہ کتنی صحیح ہے۔ جیسا کہ لوتھر نے کہا کہ یہ کلیسیا کے گرنے یا قائم رہنے کا امتحان ہے۔ پروٹسٹینٹ ازم کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ پروٹسٹینٹ ہیں۔ یہ کوئی اتنا حیرانکن نہیں کہ کیتھولک کلیسیا روز بروز بڑھ رہی ہے اور پروٹسٹینٹ حقیقت سے ناآشنا ہیں رومن ازم کامیابی کے لیے سمتیں اور حدیں مقرر کرتی ہیں لیکن پروٹسٹینٹ آزاد ہیں ان کے لیے اچھی زندگی ہی کافی ہے یہ تعجب انگیز نہیں ہے کہ کیتھولک کلیسیا ممالک اور اقوام میں پھیل رہی ہے۔ رومن تعلیمات وہ اچھے کام ہیں۔ عظیم کام جو انسانوں کے لیے ممکن ہیں۔ گنہگار آدمیوں کے لیے۔ کہ انسان اپنے آپکو صحیح ثابت کرنے کے لیے کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔ وہ اس پر یقین رکھتے ہیں اور یہی کچھ سکھاتے ہیں۔ ہم یہ سکھاتے ہیں۔ کہ کوئی راستباز نہیں، ایک بھی نہیں، ہماری ساری راستبازی غلیظ کپڑے کی مانند ہے، یا جیسے مقدس پولوس فلپیوں کو خط لکھتے ہوئے تحریر کرتا ہے۔ گوبر، انکار، بےقیمتی، نہیں نہیں، وہ کہتے ہیں۔ اس کی قدر ہے اور ریکس کا حساب ہوگا، یہ مدد دے گی۔

مزید سنجیدہ بات وہ سکھاتے ہیں کہ یہ راستبازی بپتسمہ کی بدولت ہے یہاں سے اس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ بپتسمہ میں وہ سکھاتے ہیں کہ نہ صرف آپ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں بلکہ راستبازی بھی آپ میں سرائیت کر جاتی ہے۔ آپکا بپتسمہ آپکو راستباز بناتا ہے۔ اگرچہ آپ اس وقت معصوم بچے تھے۔ کوئی بات نہیں لیکن آپکو یہ راستبازی دی گئی ہے۔ آپکا موروثی گناہ دُھل گیا ہے۔ اتفاقاً یہ مسیح کی پاکیزگی نہیں۔ اُنکے نزدیک یہ وہ پاکیزگی ہے جو خدا کی طرف سے ہے اور ہر بپتسمہ یافتہ کو ملتی ہے وہ مسیح کی پاکیزگی کا پہناوا نہیں پہنتے پھر بھی وہ خدا کی نظر میں پاکیزہ ہیں۔ نتیجاً یہ ایک خطرناک بدعت ہے۔ لیکن پروٹسینٹ تعلیمات ایمان کے پیمانے پر پورا اُترتی ہے۔

ان کی تعلیم کا ہر پہلو کلیسیا پر انحصار کرتا ہے کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم توبہ کر سکتے ہو اور مسیح کے پاس جا سکتے ہو اور اُس پر ایمان رکھ سکتے ہو اور نجات پا سکتے ہوئے نہیں۔ تمہیں یہ سب پانے کے لیے ایک کاہن کے ہاتھوں بپتسمہ لینا ہے۔ یہ کاہن اور ساری کلیسیا کے لیے ضروری ہے۔ آپ کلیسیا کے بغیر ادھورے ہیں۔ یسوع کے پاس آپ سیدھے نہیں جا سکتے۔ آپکو ہمیشہ ان کلیسیائی ذرائع اپنانا ہونگے۔ بائبل کہتی

ہے کہ خدا اور انسان میں ایک ہی درمیانی ہے اور وہ مسیح یسوع ہے ۔ نہ کہ روم، مقدسہ مریم اور پوپ صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نہ ہی کاہنانہ برادری اور نہ ہی باقی سارے کلیسائی عہدے دار افرادلہذا مرکزی تعلیمات کے امتحان کے مطابق یہ باتیں جھوٹ ہیں ۔

پھر آپ مسیحی زندگی کے سوال کی طرف آتے ہیں ۔ یہاں بھی بہت سنجیدہ صورتحال ہے ۔ مسیحی زندگی میں بھی اتنا زور پاکیزہ زندگی گذارنے پر نہیں جتنا سطوریائی رسوم اور عیدوں پر ہے ۔ یہ اپنے لوگوں کو اتنی زیداہ ترغیب نہیں دیتے کہ وہ پاکیزہ نہیں اور عہد جدید میں شخصی پاکیزگی کی تعلیم کو سمجھیں اور عمل میں لائیں ۔ یہ لوگوں کو یوخرستی عبادت ادا کرنے اور کاہن کے پاس اعتراف کرنے کی تلقین کرتے ہیں ۔ ان میں کسی کی بھی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو پاکیزہ زندگی گذارنے کی تعلیم دے اور بعد میں اُن کو اسکے لیے کہتا رہے ۔

تعلیم یہ ہے کہ آپکو کلیسیائی قوانین کی پابندی کرنی ہے ۔ آپ سطوریای رسومات کو دیکھیں اور ویسا کریں جیساوہ آپکو کہتی ہیں ۔ مقررہ وقت میں روزہ رکھیں اور آپ یہ کریں اور وہ نہ کریں اور آپ اپنے علاقے کے کاہن کے پاس جائیں اور اعتراف کریں ۔ آپ یوخرستی عبادت کریں اور پھر جائیں اور اپنے مطابق نیکی کی زندگی گذاریں ۔ آپ اچھے ہیں، آپکو اچھائی کا راستہ دکھادیا گیا ہے اب آپ اس اچھے راستے پر چلتے رہیں ۔ بجائے اس کے کہ آپ پاک کلام میں بتائی گئی سادگی کی زندگی گذاریں ۔ آپ کے پاس سطوریائی رسمیں، عیدیں اور روزے ہیں ۔

۸۔نجات کی یقین دہانی نہیں:

ایک اور قابلِ فکر بات کہ ان کی تعلیم نجات کی تصدیق نہیں کرتی نجات پانے کی تعلیم کے علاوہ اور کوئی تعلیم ضروری اور اہم نہیں بہت ہی اہمیت کی حامل ایک آیت رومیوں 16 :8 میں درج ہے ۔(کیونکہ روح آپ ہی ہماری روح کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں) کیا آپ اس کا مطلب جانتے ہیں؟ اس سے زیادہ اور کوئی بھی بات باعث فرحت نہیں ہوسکتی لیکن رومن کلیسیا نے خود ہی اسے

مکمل طور پر رد کر دیا۔ زندگی میں اس سے زیدہ اوکوئی بات قابلِ اعتبار نہیں ۔ کیوں؟

اُنکی دلیل یہ ہے اور یہ بالکل نمائشی ہے یہ وہ نقطہ ہے جہاں پر کلیسیا شیطانی سسٹم لگتا ہے ۔ شیطان نے جتنی عیاری کے ساتھ یہاں پر کام کیا ہے اور کسی جگہ پر نہیں کیا ۔ وہ اسطرح کام کرتا ہے ۔ آپ کا موروثی گناہ آپکے بپتسمہ میں دُھل گیا ہے ۔ اور آپ پاکیزہ بن گئے ہیں ۔ اور آپ خدا کے ساتھ پیوست ہیں ۔ لیکن بپتسمہ پانے کے بعد کیے گئے گناہوں کا کیا ہوگا؟ ان کا آپ کے بپتسمہ سے کوئی تعلق نہیں ۔ پھر آپ اُن کے بارے میں کیا کریں گے ۔ یہ بھی ایک مسلہ ہے بائبل کہتی ہے کہ یسوع کا خون ہم کو پاک کرت اہے اور ہر طرح کی ناراستی سے دھوتا ہے ۔ اور صلیب پر یسوع کے خون بہانے سے میرے ماضی کے، حال کے اور مستقبل کے گناہوں سے معافی مل گئی ہے ۔ یسوع کا یہی ایک عمل کافی ہے ۔ نہیں نہیں روم کہتا ہے، یہ کافی نہیں بپتسمہ کے بعد گناہوں کا مسلہ الگ سے ہے ۔ تو مجھے اُنکے لیے کیا کرنا چاہیے؟ مجھے کاہن کے پاس جانا چاہیے اور اعتراف کرنا چاہیے ۔ وہ اکیلا اُن کا سامنا کریگا ۔

مگر وہ اکیلا بھی انکے لیے کچھ نہیں کر سکتا اور میں اپنی زندگی کے آخری حصے میں پہنچ جاتا ہوں ۔ اور میں بپتسمہ کے اجد کیے گئے گناہوں کے ساتھ مرتا اور دوزخ میں چلا جاتا ہوں ۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ سب درست ہے لیکن اس کے لیے کفارہ کا ساکرامنٹ ہے اور کاہن اکیلا آپکے لیے وہ ادا کر سکتا ہے ۔ تو آپ کفارہ کا ساکرامنٹ لیں ۔ آپ اپنا غیر معمولی اعتراف کریں تو آپکو یقیناً نجات ملے گی ۔

کیا یہ اس بات کی ضمانت ہے کہ میں آرام میں رہونگا ۔ نہیں ایسا بالکل نہیں ہے ۔ یہ تم کوئی نجات پانے کی راہ پر لے چلے گا ۔ لیکن چند گناہ ایسے ہونگے جو معاف نہیں ہونگے ۔ تو میں اُنکے لیے کیا کرونگا ۔ خوش قسمتی سے ایک جگہ ہیانون نے بتایا اور وہ اُسے اعتراف کہتے ہیں ۔ اور مجھے وہاں پر اُن گناہوں کی معافی کے لیے جانا پڑے گا ۔ جو نا قابل معافی ہیں ۔ میرے ساتھ وہاں پر کیا ہوگا ۔ میرے وہ رشتہ دار جو ابھی زندہ ہیں میرے لیے دعا کرینگے ۔ پھر وہ چندہ دینگے ۔ پھر آپکو عنایت اور رعایت ملے گی ۔ اور وہ تمام دعائیں بھی جو کی جائیں گی اور

جتنی جلدی اور جتنا زیادہ ہدیہ ادا ہوتا جائے گا اتنی جلدی آپکے گناہوں سے آپکو رہائی ملتی جائے گی۔ روم کے مطابق جو کچھ یسوع نے کیا وہ کافی نہیں۔اس کے لیےکس طرح مزید کرنا اچا ہے۔

نتیجہ:

اس ساری بحث کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا کی تعلیمات جہالت میں تحریر کی گئی ہیں اور یہ مافوق الفطرت فہم میں تیار کی گئی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ ادھوری زندگی اور ادھورے راستوں پر لے چلتی ہے۔اگر آپ سنڈے کو یوخرستی عبادت کے لیے جاتے ہیں تو ہفتہ کے باقی دنوں میں آپ جو چاہے کر سکتے ہیں۔ان سب سے بڑھ کر آپکو وہ سب کرنا ہے جو کلیسیا آپکو سکھاتی ہے اور ہدیہ ادا کرنا ہے۔پھر کلیسیا آپکی روح کی ذمہ دار ہو گی۔

یہ نظام مکمل طور پر اشتراکیت سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ یہ مسیحی دغابازی کا نظام ہے۔ یہ یسوع کے نام پر بنایا گیا ہے۔ یہ (سرخ خاتون) ہے۔ یہ بہت ہی زیادہ خوفناک اور فریبی نظام ہے کیونکہ یہ مسیح کا نام استعمال کر رہا ہے اشتراکیت تو ظاہراً ناستک نظام ہے۔

پروٹسٹینٹ اصلاح کار متعصبی نہیں تھے۔وہ بیوقوف بھی نہیں تھے۔روح القدس نے اُنکی آنکھیں کھولی تھیں۔انھوں نے یہ خوفناک اور بدصورت شکل دیکھ لی تھی اور بائبل مقدس اس کے خلاف ہے۔۔۔۔۔

اور اپنی زندگیوں کے عذاب کے ڈر سے وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور انھون نے احتجاج کیا۔انھوں نے یہ سب کچھ ایمان کی کسوٹی پر پرکھا۔اور کلام خط کی عظیم ،معتبر اور لاخطا قدرت اور اختیار کی نظر سے سب کچھ سمجھا اور جانا۔تمام ایمانداروں کی عالمگیر کہانت ۔وہ ایمان کی ان سچائیوں کی خاطر مرنے کے لیے تیار تھے۔اور چند سچائی کے لیے مر مٹے۔اگر آپ روم کی قربت میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔تو آپ شہیدوں کے لہو کو حقیر جانتے ہیں۔مگر آپ کہو گے کہ رومن کیتھولک چرچ تبدیل نہیں ہو سکا؟ تو آپ صرف ماضی میں جھانک رہے ہیں۔ایسے جیسے آپ سولھویں صدی میں رہ رہے ہیں۔رومن کیتھولک کلیسیا کا تکبر سے بھرا ہوا رویہ ہی بتاتا ہے کہ وہ تبدیل نہیں ہو گی۔عظیم اور

معتبر رہنا اُس کا منشور ہے وہ تبدیل کیسے ہو؟ اگر یہ تبدیل ہوتی ہے تو اُسے یہ اقرار کرنا ہوگا کہ ماضی میں وہ غلط تھی ۔لیکن وہ یہ کیسے کہے گی کیونکہ وہ تو کہتی آرہی ہے کہ وہ لاخطا ہے ۔کیونکہ پوپ صاحب مسیح کے روپ ہیں وہ کیسے خطا کرسکتے ہیں۔اگر وہ یہ کہتی ہے کہ وہ تبدیلی کی قوت رکھتی ہے تو وہ اپنے مرکزی دعویٰ سے انکاری ہوتی ہے ۔وہ نہیں کہتی کہ وہ تبدیل ہورہی ہے اور وہ ایس ابھی نہیں کہے گی ۔ رومن کیتھولک کلیسیا ایسے ہی رہے گی ۔اگر وہ وہ تو وہ اور زیادہ اپنے ایمان میں مضبوط ہوگی ۔اُس نے اپنے ایمان میں وہ چیزیں بھی شامل کرلی ہیں جو اُس نے سولہویں صدی میں سکھائی تھیں مثلاً لاخطا پاپائیت ،مقدسہ مریم کا بے داغ حمل میں لیا جانا اور مقدسہ مریم کا آسمان پر اٹھایا جانا نہیں ۔رومن کیتھولک کلیسیا میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ۔اور اگر کسی دن پوری دنیا میں رومن کیتھولک کلیسیا چھا گئی تو یہ اس لیے ہوگا۔

کہ اُس نے تمام دنیا کو اُس کی جہالت سمیت نگل لیا ہے ۔یہ شیطانی اور بُری ترین طوائف ہے یہ اصل میں مخالفِ مسیح ہے اسے رد کردینا چاہیے ۔اس کی مذمت ہونی چاہیے ۔اور ان سب سے بڑھ کر اسے روکنے کے لیے سرگرم ہونا چاہیے ۔اور اسے صرف ایک ہی چیز روک سکتی ہے ۔اور وہ ایسی مسیحیت ہے جو بائبل مقدس کے مطابق چلے اور اسکے اصولوں پر اپنی زندگیاں گذارنے کا جذبہ رکھے یا (یسوع کے پاس آؤ) پھر رومن کیتھولک کلیسیا ایک لمحہ بھی کھڑی نہ رہ سکے گی ۔اب وقتی طور پر ہمیں اُن کیتھولک لوگوں کو قائل کرنے کی ضرورت ہے جو رومن کیتھولک کلیسیا کے ساتھ وابستہ ہیں ۔بلی گرام جیسے لوگ جو بشارتی تحریکوں کا نظام سنبھالے ہوئے ہیں یہ کہیں کہ او! کیتھولک لوگو تم واپس اپنی کلیسیا میں جاؤ کیونکہ تم عہدِ جدید کی تعلیمات کے منکر ہو۔

صرف ایک ہی تعلیم ہے ،ایک ہی طاقت ہے جو اس خطرناک فریبی نظام کا سامنا کرسکتی ہے ۔یہ عہدجدید کی اصولی ،معتبر اور سچی تعلیم ہے اور ایسا ہی سولہویں صدی میں کیا گیا تھا ۔مارٹن لوتھر کوئی کچا مبشر نہیں تھا۔وہ نامور الٰہیات کا ماہر تھا ۔اور ایسے ہی جان کیلون بھی تھا۔ اور ان سب لوگوں نے مل کر عظیم اور سچائی پر مبنی نظام متعارف کروایا۔لوگوں کو اس نظام کا شعور دیا لیکن یہ رومن کیتھولک کلیسیا کو گرانے میں کارگر ثابت نہ ہوسکا ۔یہ موجودہ صورتحال سے نپٹنے کے لیے کافی ہے۔۔۔۔۔